85331-مطلقہ بیوی کے پاس پرورش پانے والے بچے کی رہائش کا خرچ کون ادا کریگا ؟

سوال

میرے دوست کی بیوی نافرمان ہے، اور وہ اپنے میکے جا چکی ہے اور ایک برس سے وہیں رہ رہی ہے اس دوران اس نے ایک بچی کو بھی جنم دیا، جب وہ میکے گئی تھی تو حاملہ تھی اور اس ایک برس کے دوران میرے دوست کی بیوی نے اپنے خاوند کے خلاف شرعی عدالت میں مقدمہ کر رکھا کہ وہ اپنے خاوند کے نکاح میں رہتے ہوئے ضرر اٹھا رہی ہے.

لیکن عدالت کسی نتیجہ پر نہیں پہنچ سکی، کیونکہ عدالت نے اسے ضرر یافتہ نہیں پایا، حتی کہ اس کے دوسرے وکیل نے بھی اسے یہی مطمئن کرنے کی کوشش کی کہ وہ خلع لے لے، اور اس کے ساتھ یہ بھی کوشش کی کہ میرا دوست مہر اور شادی کے اخراجات چھوڑ دے، بلکہ بچی کے اخراجات کی مد میں (90) لیبی دینار بھی ادا کرے، میرے دوست کے لیے یہ بہت زیادہ رقم ہے کیونکہ وہ کام کاج نہیں کرتا.

میرا سوال یہ ہے کہ : کیا بچی کے اخراجات میں اس کی رہائش کا بھی خرچ پایا جاتا ہے جو باقی اخراجات کے ساتھ بچی کی ماں کو ادا کیا جائیگا ؟

برائے مہربانی اس کے متعلق معلومات فراہم کریں، کیونکہ یہ مسئلہ شرعی معاملہ پر موقوف ہے، کہ آیا یہ چیز بھی نفقہ کے تحت آتی ہے یا نہیں ؟

پسندیدہ جواب

بچے کا نفقہ اس کے والد پر واجب ہے، نہ تو یہ بچے کی ماں کو طلاق ہو جانے اور نہ ہی خاوند کی نافرمانی کرنے کی صورت میں ساقط ہوگا، اگر بچہ ماں کی پرورش میں ہے تو بچے کا خرچ ماں کو دیا جائیگا.

اسی طرح پرورش کرنے والی ماں کو بچے کو دودھ پلانے کی اجرت کا مطالبہ کرنے کا بھی حق حاصل ہے، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{تو اگر وہ عورتیں تمہارے (بچوں کو) دودھ پلائیں تو تم انہیں ان کی اجرت دو، اور اچھے طریقہ سے مشورہ کرو} الطلاق (6).

جو بچہ ماں کی گود میں پرورش پا رہا ہو اس کے متعلق علماء کرام کا اختلاف ہے کہ آیا اس کے واجب نفقہ میں رہائش بھی شامل ہے یا نہیں ؟

کچھ علماء کرام کہتے ہیں کہ باپ پر لازم ہے کہ بچے کو رہائش مہیا کرے، اور رہائش کے اخراجات بھی باپ کے ذمہ ہونگے، کیونکہ بچے کے لیے رہائش ضروری ہے.

لیکن کچھ علماء کرام کہتے ہیں کہ بچہ رہائش کا محتاج نہیں، بلکہ ماں کی رہائش پر اکتفا کریگا؛ اس لیے کہ بچہ ماں کی گود میں پرورش پا رہا ہے.

اور ابن عابدین رحمہ اللہ نے ایک تیسرا اور درمیانہ قول اختیار کیا ہے، اور یہ حسن رحمہ اللہ کا بھی قول ہے کہ : اگر ماں کے پاس رہائش نہ ہو تو پھر بچے کی رہائش کا کرایہ واجب ہوگا؛ لیکن اگر ماں کے پاس رہائش ہے تو پھر باپ پر بچے کی رہائش کا کرایہ لازم نہیں ہے، ان کا کہنا ہے :

"حاصل یہ ہواکہ : صحیح یہی ہے کہ بچے کو رہائش مہیا کرنا لازم ہے، لیکن یہ اسی صورت میں ظاہر ہوتا ہے جب ماں کے پاس مسکن و رہائش نہ ہو، لیکن اگر ماں کے پاس مسکن و رہائش ہو جس میں وہ اپنے بچے کی پرورش کر سکتی ہو، اور وہ اس کے تابع ہو کر اس رہائش میں رہے تو پھر بچے کے باپ پر رہائش مہیا کرنا لازم نہیں؛ کیونکہ اسے اس کی ضرورت ہی نہیں، اور اس کا جانبین کے لیے نرم و آسان ہونا کسی پر مخفی نہیں، اس لیے اسی پر عمل ہونا چاہیے" انتہی بتصرف.

دیکھیں : حاشیۃ ابن عابدین (562/3).

اس مسئلہ میں علماء کرام کے اختلاف کو مد نظر رکھتے ہوئے اس سلسلہ میں قاضی سے رجوع کیا جائیگا، اور قاضی کو جو حق محسوس ہو وہ اس کے مطابق فیصلہ کر کے طرفین کو اس پر عمل کرنے کا حکم صادر کریگا.

واللہ اعلم.